قَالَ رَبِّ احْكُم بِالْحَقِّ ۗ وَرَبُّنَا الرَّحْمَٰنُ الْمُسْتَعَانُ عَلَىٰ مَا تَصِفُونَ ﴿﴾

رافع الظلام و دافع الاوهام

حکیم احمد اللہ خان نجیب آبادی کے مضمون

”مرزا صاحب قادیانی اور مسلمانوں کے معتقدات“

مطبوعہ پیسہ اخبار لاہور پر پر اکبر خان شاہ نجیب آبادی کا ریویو

شوذب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

1906ء میں لاہور کے مشہور "پیسہ اخبار" کے پرچہ 24/مارچ میں صفحہ 15 پر مولوی حکیم احمد جان صاحب نجیب آبادی کا ایک مضمون "مرزا صاحب قادیانی اور مسلمانوں کے معتقدات" شائع ہوا۔ مضمون کا چھپنا تھا کہ نجیب آباد کے ہی ایک اور صاحب جناب اکبر شاہ خان احمدی نجیب آبادی جو احمدی جماعت سے وابستہ ہوچکے تھے، نے تُرت اس کا جواب لکھا۔ پیسہ اخبار کا مضمون اور اس کا جواب ذیل میں درج کیے جاتے ہیں۔

پیسہ اخبار

نمبر ۱۲ | یوم شنبہ ۲۴ مارچ ۱۹۰۶ء مطابق ۳۰ محرم الحرام ۱۳۲۴ھ موافق ۱۲ چیت سمبت ۱۹۶۱ | جلد ۲۰

(منیجر پیسہ اخبار لاہور)

مرزا صاحب قادیانی اور مسلمانوں کے معتقدات

نجات کا دارومدار عقائد ایمانی پر ہے اور وہ پانچ چیزیں ہیں جو یومنون بالغیب ہیں اللہ تعالیٰ و رسول و کتاب اور فرشتہ اور قیامت ... ان میں سے اگر ایک کی ... صفات کے جو اللہ و رسول نے قرآن و حدیث میں ذکر فرمائی ہے ... پانچوں سے انکار ہے کیونکہ یہ پانچوں چیزیں ... صفات کے لازم ملزوم ہیں ...

راقم مولوی حکیم احمد جان از نجیب آباد

گجرات اسلام دیا سلائی

جواب

آج ہفتہ وار پیسہ اخبار مطبوعہ ۲۴۔مارچ سنہ ۶ء میری نظر سے گذرا اور اوسکے صفحہ ۵ پر ایک مضمون جسکی سُرخی "**مرزا صاحب قادیانی اور مسلمانوں کے معتقدات**" ہے دیکھا۔مجھکو پیسہ اخبار کے ایڈیٹر پر سخت تعجب آتا ہے کہ وہ ایسے جاہلانہ مضامین کیوں درج اخبار فرماکر اپنے اخبار کو منصف مزاجوں کی نظر میں حقیر و ذلیل بنانا گوارا فرماتے ہیں۔خیر یہ بجائے خود ایک مستقل بات ہے اور اسوقت میرا یہ منشا نہیں کہ پیسہ اخبار کے ایڈیٹر کی غلطیاں ظاہر کروں۔مضمون پڑھتے ہوئے مضمون کے خاتمہ پر کسی کٹھ مُلا کا نام دیکھنے کا انتظار تھا چنانچہ میرا خیال صحیح نکلا اور مضمون نگار کا نام مینے اسطرح لکھا ہوا دیکھا "راقم مولوی حکیم احمد جان از نجیب آباد" مین ایک ایسا شخص ہوں کہ نجیب آباد کے رہنے والے تقریبًا تمام پڑھے لکھے آدمیوں سے واقف ہوں اور نہایت ہی غیر مشہور جاہل یا مزدوری پیشہ طبقہ کو چھوڑ کر باقی اوسط و اعلےٰ طبقہ کے باشندگان نجیب آباد کے متعلق کوئی شخص دعوے نہیں کرسکتا کہ وہ مجھ سے زیادہ واقف ہے۔مینے ہر چند غور کیا مگر کوئی مولوی حکیم احمد جان ذہن مین نہ آیا لہذا میرا یقین پختہ ہوگیا کہ یا تو پیسہ اخبار کے کاتب کی غلطی ہے یا خود مضمون نگار نے کسی مصلحت سے اپنا نام بدلا ہے ہوں نہ ہوں یہ وہی خود ستا حکیم صاحب اور اپنے منہ میاں مٹھو مولوی صاحب ہیں جنکے ایک سابقہ مضمون کی دھجیاں مین اپنے مضمون مندرجہ الحکم مطبوعہ ۱۷۔مارچ مین اُڑا چکا ہوں۔

بہر ہر نگے کہ خواہی جامہ مے پوش
من انداز قدت را می شناسم

خودستا مولویصاحب کا مضمون اس قابل نہین کہ
اسکی طرف کوئی احمدی متوجہ ہو کیونکہ یہ بالکل
ادنی قسم کی باتین ہین جیسی اکثر ناواقف جہلا اور
گنوار لوگ اپنی چوپال مین بیٹھکر کیا کرتے ہین -
اسوقت اس کے متعلق لکھنے کی اسوجہ سے ضرورت
سمجھی گئی کہ سُنا گیا ہے خودستا مولوی صاحب میرے
مضمون مندرجہ الحکم ۱۷ ؍ مارچ کو دیکھکر آجکل
بڑی کوشش و کاوش سے اوسکا رد لکھنے مین
مصروف ہین - احتمال ہے کہ شاید وہ پھر کچھ
شان مولویت دکھلائین اور اظہار لیاقت
فرمائین تو اونکو اپنے اس مضمون کا کوئی حوالہ دینے

کی ضرورت نہ پڑے - اصل مضمون کی طرف متوجہ
ہونے سے پیشتر بطریق تمہید یہ عرض کرنا ضروری
معلوم ہوتا ہے کہ خداتعالے قرآن شریف مین فرماتا
ہے لا یجرمنکم شنآن قوم علی ان
لا تعدلوا اعدلوا یعنے کسی قوم کی عداوت
کے سبب سے اون سے بے انصافی مت کرو
انصاف کرو - مگر ہمارے خودستا مولویصاحب
اسپر عمل نہین کرسکے - خداتعالے فرماتا ہے
فبای حدیث بعد اللہ و آیاتہ
یومنون - یعنی خدا اور اوسکی آیتوں کے بعد
کس حدیث پر ایمان لائینگے - مگر خودستا مولوی
صاحب ہین کہ اسطرف مطلق توجہ نہین کرتے
خداتعالے فرماتا ہے وان الظن لا یغنی
من الحق شیئا یعنے محض ظن حق الیقین
کے مقابلہ پر کچھ چیز نہین - مگر خودستا مولوی
حدیث کو قرآن شریف پر قاضی سمجھنے کے اعتقاد
سے رجوع نہین کرتے اور حدیث احاد سے
آیت قرآن شریف کو رد کرنیکے لئے مستعد ہین -
خداتعالے قرآن شریف کی نسبت فرماتا ہے

لوکان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافاً کثیرا ؂ اور عدم اختلاف اوس کے من جانب اللہ ہونے کی دلیل ٹھہراتا ہے لیکن خودستا مولویصاحب قرآن شریف کے دو حصّوں قصص و ہدایات مین تمیز نہ کرنے کی وجہ سے اختلاف پیدا کرکے اوسکو من عند غیر اللہ ٹھہراتے ہین اور آیات متشابہات سے آیات بینات کو بڑی دلیری کے ساتھہ رد کرتے ہین قرآن شریف کا تو یہ دعوے کہ مین اختلافی مسائل مین فیصلہ کرنیوالا ہون جیسا کہ آیت لیبین لہم الذی یختلفون فیہ سے ظاہر ہے مگر خودستا مولوی صاحب اپنی رطب و یابس روایات کو پیش کرتے ہین اور قرآن شریف کی طرف آنکھہ اٹھاکر نہین دیکھتے یا دیکھتے ہین تو افتؤمنون ببعض الکتاب و تکفرون ببعض کے مصداق بنتے ہین چنانچہ قرآن شریف مین تیس کے قریب آیات سے وفات مسیح ثابت ہے مگر وہ اپنے باپ دادون کی تقلید کرنے والون کی نسبت خدا تعالے فرماتا ہے

لہم قلوب لا یفقہون بہا ولہم اعین لا یبصرون بہا ولہم اذان لا یسمعون بہا اولٓئک کالانعام بل ہم اضل - خدا تعالے تو قرآن شریف کی تعریف مین فرماتا ہے الحمد للہ الذی انزل علے عبدہ الکتاب ولم یجعل لہ عوجا اور خودستا مولوی اوسکو ٹیڑا بنانے سے مطلق

نہین ڈرتے اور یہ سب کچھ نتیجہ ہے قلت تدبر
اور خود ستائی کا - ۱ افلا یتدبرون القران
ام علے قلوب اقفالہا خود ستائی کی نسبت
خدا تعالےٰ فرماتا ہے ساصرف عن آیتی
الذین یتکبرون فی الارض بغیر
الحق جسکا حاصل مطلب یہ ہے کہ خود ستا آیات
الٰہی کے سمجھنے مین قاصر ہے - اب خود مضمون نویس صاحب
کے مضمون کیطرف متوجہ ہوتا ہون - پہلی بات
اس مضمون کی یہ ہے کہ حضرت اقدس علیہ السلام
کی جسقدر تحریرین مضمون نگار نے دیکھی ہین وہ
سب کی سب یومنون بالغیب کے خلاف ہین
مین کہتا ہون کہ اگر کوئی شخص ختم اللہ علی
قلوبھم الخ اور فلما زاغوا الخ کے تحت
مین آکر کسی اظہر من الشمس اور صاف و سیدھی
بات کو نہ سمجھے تو اس کے لئے سوائے اسکے اور
کیا کہا جا سکتا ہے کہ ؎

گر نہ بینی بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

دوسری بات یہ ہے کہ عام مسلمانون کا سلف سے خلف تک یہ اعتقاد ہے کہ حضرت عیسےٰؑ کو اللہ تعالےٰ نے زندہ آسمان پر اٹھا لیا ہین کہتا ہون کہ عام مسلمانون سے اگر تمام مسلمان مراد ہین تو مذکورۂ بالا بیان بالکل فریب ہے دہوکہ ہے اور سفید جہوٹ ہے لعنۃ اللہ علی الکاذبین

مین اپنے مضمون مندرجہ الحکم ۷ ار مارچ مین اس بات کو بوضاحت دکھلا چکا ہون کہ قدیم سے نہایت بزرگ اور شاندار گروہ وفات عیسیٰ کا قایل چلا آتا ہے ۔ زیادہ سے زیادہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ اسوقت تک یہ اختلافی مسئلہ تہا اور بس ۔ خود ستا مولوی صاحب نے دمشق کے منارہ شرقی والی حدیث لکہی ہے مین کہتا ہون کہ پیشگوئی کے الفاظ پر تفصیلی یقین کی ضرورت نہین بلکہ یقین بالاجمال چاہیئے اور یہی مذہب ہے علما اور ائمہ مجتہدین کا اب دیکہئے صحیح مسلم کے الفاظ ہین عند منارۃ البیضاء شرقی دمشق یعنے نزدیک ایک جگہ نورانی کے جو شرقی جانب ہے دمشق سے ۔ معترض خود ستا مولویصاحب تو سمجہ نہین سکتے اون کو چاہیئے کہ اسکول کے کسی طالب علم یعنی کسی میرے شاگرد سے دریافت کرلین کہ جس عرض البلد پر دمشق واقع ہے ٹہیک اوسی عرض البلد پر شرق کی جانب قادیان واقع ہے ۔ یا نہین حدیث نواس بن سمعان مین ہے ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال رایت ابن مریم یخرج من تحت المنارۃ البیضاء شرقی دمشق رواہ ابن عساکر

یعنے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیکھا مینے ابن مریم کو نکلتے ہوئے ایک جگہ نورانی اور سفید کے نیچے سے جو دمشق کے مشرق کی جانب ہے۔ روایت کیا ان الفاظ کو ابن عساکر نے۔

اب غور کیجئے کہ روایت کا لفظ صاف اس بات کو ظاہر کر رہا ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عالم کشف مین ایک آئندہ کا واقعہ دیکھا اور اسیطرح سے تقریبًا تمام پیشگوئیون کے متعلق حضرت نے عالم کشف مین ہی دیکھکر ارشاد فرمایا ہے جو شخص قرآن کریم کو تدبر سے پڑھتا ہے اور احادیث پر اوسکو عبور حاصل ہے اور خود بھی عالم کشف اور رؤیا کے عجائبات سے واقف ہے وہ جانتا ہے کہ استعارات سے کہانتک کام لیا جاتا ہے ایک جاہل کا دماغ بھلا کہان ان غوامض شرعیہ تک پہونچ سکتا ہے جبتک خاص عنایت خداوندی شامل حال نہو ورنہ یون تو ایک کٹھ ملا حضرت یوسف علیہ السلام کی رؤیا کے متعلق عجیب بے تکی باتین بیان کر سکتا ہے لیکن قصص اور اخبار آئندہ کے متعلق ظاہر الفاظ پر ہی تمسک کرنے سے تو قرآن شریف کی بہت سی آیات سے انکار لازم آتا ہے۔ یہ بات بھی قابل تذکرہ ہے کہ منارہ ظرف کا صیغہ ہے جسکے معنی محل نور کے ہین۔ اور تخصیص دمشق کی وجہ اگر معلوم کرنی ہو تو ذیل کی عبارت بغور پڑھنی چاہیئے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم دمشق کی طرف ایک توجہ خاص رکھتے تھے چنانچہ ملاحظہ احادیث سے ظاہر ہے کہ کسی حدیث مین آپنے اوسکو خیر منازل المسلمین فرمایا ہے اور کسی حدیث مین اوسکو خیر [illegible] الشام فرمایا ہے اور کسی مقام [illegible] پیدا اشتباہ ہوتا کہ شاید دمشق ہی نزول گاہ عیسیٰ بن مریم ہوگا پس اس شبہ کے رفع کرنیکے واسطے

ارشاد ہوا کہ محل نزول عیسیٰ خاص دمشق نہین ہے بلکہ دمشق کے شرقی جانب محل نزول عیسیٰ ہوگا جو کہ اب قادیان متعین ہوا (ماخوذ از مسک العارف)

پھر مضمون نگار نے جو کچھ لکھا ہے اوسمین یہ بھی تذکرہ ہے کہ حضرت اقدس علیہ السلام نے اپنی کسی تصنیف مین یہ لکھا ہے کہ آسمان وزمین کے درمیان مین ہوا اور پتھر اور آگ اور برف وپانی وغیرہ وغیرہ ہین جو مانع صعود عیسیٰ ہین۔ مین کہتا ہون کہ مین آجتک حضرت اقدس علیہ السلام کی کسی تصنیف مین یہ نہین دیکھا کہ آسمان وزمین کے درمیان فضا مین حائل ہوا کے پتھر بھی ہین سخودستا مولوی صاحب نے جو بہتان بندی کا ٹھیکہ لے رکھا ہے اگر اوس سے کام نہین لیا ہے تو یہ غلط بیانی غالبًا اون کی کم علمی کیوجہ سے سرزد ہوئی ہے شاید اونہون نے کہین اثیر لکھا ہوا دیکھا ہوگا۔

دیکھو اسکے بعد تمام خالی فضا مین ایک نہایت لطیف ورقیق چیز فلسفیون نے مانی ہے بیچارے خودستا مولوی صاحب کو اتنی فرصت اور اتنا ہوش کہاں کہ اصطلاحات علم فلسفہ وہئیت وغیرہ سے واقفیت حاصل کرین مجھکو اونکی اس سادہ لوحی پر رحم آتا ہے کہ انہون نے اثیر کو پتھر بنا دیا۔ پھر خداتعالےٰ کی ایک صفت علیٰ کل شئ قدیر کو پیش نظر رکھکر تمام محالات کو جائز قرار دیا گیا ہے۔ مین کہتا ہون کہ اس سے سادہ لوح مولوی صاحب نے اپنی جہالت وکم فہمی کا پورا پورا ثبوت دیدیا ہے۔ خداتعالےٰ کی کوئی صفت اسطرح مانی کہ جس سے اوسکی کسی دوسری صفت کا انکار ہوتا ہو بالاجماع ضلالت و گمراہی ہے۔ مثلاً خداتعالےٰ جھوٹ نہین بولتا اور اوس نے فرمایا ہے کہ فوت شدہ لوگ پھر زندہ ہوکر دنیا مین نہین بھیجے جاتے اور یہ مضمون قرآن شریف کی بہت سی آیات مین مختلف مقامات

پر مندرج ہے اور احادیث نبوی بھی اسپر
شاہد ہین توکیا یہ ممکن ہے کہ خدا حضرت عیسیٰ
علیہ السلام کو جو فوت شدہ ثابت ہین پھر
دوبارہ دنیا مین بھیجے؟ ہرگز نہین۔ باقی رہی
حضرت عیسیٰ کی وفات کی بات سو وفات انکی
کی قرآن شریف سے ثابت ہے جیسا کہ مضمون
ہذا (دیکھو مضمون سابق ۱۷ - مارچ الحکم سے ظاہر
ہے۔ اگر خودستا مولویصاحب مین کچھ غیرت
وحمیت اور انصاف کا مادہ ہے تو قرآن شریف
سے حضرت عیسے علیہ السلام کے زندہ مع جسم آسمان
پر جانے اور تاحال بے آب و دانہ زندہ رہنے
کا ثبوت نکرین جدنہ ہٹ دھرمی اور ضد سے
باز آئین اور اپنے دل مین شرمائین۔ خودستا مولوی
صاحب ناحق ادھر ادھر ٹاپک ٹوئیے مارتے
ہین انکو چاہئے کہ حضرت عیسے علیہ السلام کی اب تک
تک حیات اور آسمان زندہ مع الجسم جانے کو ثابت
فرماوین پھر باقی مسائل جو اسی مسئلہ کی شاخین
ہین خود بخود طے ہوجائینگے۔ ناحق اسقدر کوشش
فرماتے ہین اور مفت مین ذلیل ہوتے ہین۔

ع ۔ بر رسولان بلاغ باشد و بس

پھر مضمون نگار نے چند غیر منتظم اور منتشر باتین
کی ہین یعنی معراج مین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو آسمان پر خدا نے کیسے رکھا۔ حضرت عیسے علیہ السلام
کا باتین کرنا۔ مردون کو زندہ کرنا وغیرہ باتین بیان
کرکے سنت اللہ یعنی قانون قدرت کا کوئی چیز
نہ ہونا ثابت کیا ہے۔ مین کہتا ہون کہ مضمون نگار اگر
پہلے اپنے یہان کے مفسرین اور علما کے اختلاف
سے ہی واقف ہوتے تو ایسی باتین نہ لکھتے جن

باتون کا سادہ لوح مولویصاحب نے تذکرہ کیا ہے
مضمون کو مختصر کرنیکے لئے مین کہتا ہون کہ اگر یہ باتین
قانون قدرت کے خلاف ہین تو خدا نے بیان
فرمایا دیا ہے اُن باتون کو جو قانون قدرت کے خلاف
ہین اور خدا نے بیان نہین فرمایا بھلا کوئی کیسے
مان سکتا ہے ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا۔
اور پھر ان باتون کو حضرت اقدس علیہ السلام کے دعاوی
سے تعلق کیا؟ - اب کوئی یہ تو بتائے کہ خدا تعالے
نے کہان فرمایا ہے کہ حضرت عیسٰے کو زندہ معہ جسم
عنصری آسمان پر اُٹھا لیا اور خدا نے کہان فرمایا
ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہونگے
اگر کوئی کہے کہ خدا قادر ہے ایسا کرسکتا ہے۔ تو مین
کہتا ہون کہ اول تو کرسکتا ہے اور کریگا یا
کرتا ہے مین بہت فرق ہے دوسرے یہ کہ
خدا ایسا نہین کریگا کیونکہ جب کفار نے سید
المرسلین صلعم سے کہا کہ ہم جب آپ کو مانینگے کہ
آپ آسمان پر چڑھ جائین اسکے جواب مین خدا
تعالے فرماتا ہے کہ قل ھل کنت الا بشرا
رسولا جبکہ سید المرسلین نے ہی حکم خدا سے
فرمایا کہ مین بشر رسول ہون اسلئے آسمان پر نہین
جا سکتا تو حضرت عیسیٰ بھی اگر بشر رسول تھے تو ہرگز
زندہ آسمان پر نہین گئے۔ خدا خود فرماتا ہے کہ اے
عیسیٰ مین تجھے وفات دینے کو ہون اوس کے
بعد حضرت عیسیٰ خود فرماتے ہین کہ فلما توفیتنی
کنت انت الرقیب علیھم۔ پھر خدا تعالیٰ
فرماتا ہے ماجعلنا ھم جسدا لا یاکلون
الطعام وما کانوا خالدین اور فرماتا ہے
ما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ
الرسل الخ۔

غضب ہے کہ پھر بھی حضرت عیسیٰ کی وفات مین
شک اور آسمان پر زندہ معہ جسم پہونچنے کی دلیل
بیان کیجاتی ہے کہ خدا قادر ہے۔ پھر سادہ لوح
مولویصاحب فرماتے ہین کہ حضرت آدم علیہ السلام
سے قیامت تک جسقدر انسان پیدا ہوئے اور
ہونگے وہ چاہے تو سب کو آسمان پر زندہ لیجا سکتا
ہے اور زندہ رکھہ سکتا ہے۔ مین کہتا ہون کہ مین
مانتا ہون کہ وہ ایسا کر سکتا ہے مگر اسنے ہرگز ایسا
نہین کیا اور نہ کریگا اور جو اسکو نہین مانتا وہ
سخت بیوقوف اور جاہل ہے کیونکہ خدا تعالےٰ
نے صاف فرمادیا ہے **منہا خلقناکم و
فیہا نعیدکم** الخ اور اسنے فرمادیا ہے۔
کل نفس ذائقة الموت اور اسنے فرمادیا
ہے **وما جعلنا لبشر من قبلک الخلد
افان مت فھم الخالدون**۔ آگے سادہ
لوح مولویصاحب نے جو فقرہ لکھا ہے مین اسکو

قطعی نہین سمجھ سکا لہذا اوسکو بعینہ نقل کئے دیتا ہون

"اور نہ عاجز ہے یا خاص اس کام سے عاجز ہے اور عاجز خدا ہو نہین سکتا اب رہی رسالت ہمین کبھی آپ حضرت اور کبھی رسول اللہ نے بروزی ہوتی ہین" اس سے اگلا فقرہ یہ ہے "اپنے نبی کی نسبت اللہ تعالے فرماتا ہے ویعلم الکتاب والحکمۃ سو حکمت کو آپ ظلی بتاتے ہین فرشتون کو آپ جمادات اور سورج تارون سے بدتر بتاتے ہین جن مین اپنی جگہ سے حرکت کرنے کی قوت نہین" مین کہتا ہون مضمون نگار کٹھ ملا کو چاہیئے کہ شہادۃ القرآن اور آئینہ کمالات اسلام مطالعہ کرین۔ پھر کٹھ ملا صاحب لکھتے ہین "اب رہی قیامت تو اوسکی نسبت آپ کا ایسا ہی خیال معلوم ہوتا ہے جیسا فرشتون کی نسبت ہے" مین کہتا ہون کہ فرشتون کی بابت تو اوپر کے فقرہ مین جمادات و سورج وغیرہ سے فرشتون کا بدتر ہونا آپ نے ظاہر کیا ہے سمجھ مین نہین آتا کہ قیامت کو اس سے کیا تعلق اور مثل فرشتون کے قیامت کا خیال کیسے ہو سکتا ہے؟ کچھ کتابین پڑھ لیتے تو ایسا نہ کہتے۔ آگے کٹھ ملا صاحب نے حضرت اقدس علیہ السلام کی نسبت اپنے دل کا بخار گندی اور زہریلے الفاظ مین نکالا ہے سوائے اسکے اور کیا کہون کہ ہمارے مسیح موعود علیہ السلام پر [illegible] نازل فرمایا ہے

انی مھین من اراد اھانتک۔

والسلام علے من اتبع الہدی فقط

راقم

خاکسار اکبر شاہ خان احمدی نجیب آبادی

جناب مرزا غلام احمد قادیانی صاحب ؑ کی شان میں نجیب آبادی کی ایک نظم

غزل از کج مج زبان ژولیدہ بیان
خاکسار اکبر شاہ خان اکبر احمدی نجیب آبادی

امام وقت کے مجھسے بطرز نغز گفتاری
بیان اوصاف ہون کیسے کہ ہو میری ہان عاری

غلام احمد مرسل ہوا اور ہم سبکے آقا ہو
بلاشک کل جہان کی آپ کو زیبا ہے سرداری

ہے واقف کل جہان اس سے مقابل آپکے ہوکر
ہوئی ہے دشمنون کو کیسی کیسی ذلت و خواری

ہوا حضرت ہی کی تعلیم سے ظاہر یہ دنیا کو
کہ ہین یہ آشتی کے دن نہین ہے وقت خونخواری

مین ہجر و ہجون قادیان کیسے پھنسا ہون سخت مشکل مین
پڑی ہین پاؤن مین میرے بہت ہی بیڑیان بھاری

اقارب بنگئے ہین اب عقارب کیا کہون آخر
جو تھے غمخوار میرے آجکل کرتے ہین خونخواری

ہمیشہ ندامت اعمال سے رہتا ہون مین غمگین
کبھی مجروح بیماری کبھی مدیوح ناداری

مجھے مان باپ کیخدمت سے فرصت ہی نہین ملتی
نجیب آباد مین اب تک پڑا ہون مین بناچاری

نہین آتی ہے شب کو نیند اکثر یاد حضرت مین
رہا کرتے ہین اکثر اشک میری چشم سے جاری

مرے مرشد مرے آقا مرے مہدی مرے عیسیٰ
دعا کیجے کہ آسان ہو مری ہر ایک دشواری

کرے مخفی اکبر اپنی شاعری پر اب مین اے اکبر
کہ بعد نظم یہی جھوٹے سے ہے یہ غزل عاری